

Vol. 1  
No. 35



Monday,  
12th April, 1954

# HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES Official Report

## PART II.—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS.

### CONTENTS

	PAGES
L. A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad (Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill 1954—passed .. ..	2195-2208
Business of the House .. ..	2208

*Note :—*\*At the beginning of the speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS  
HYDERABAD, DN.

1

2

3

4

5

6

7

# THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

, Monday the 12th April, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

## L. A. Bill No. XVII of 1954 The Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954.

*The Minister for Excise, Revenue and Forests* (Shri K. V Ranga Reddy): I beg to move:

“That L. A. Bill No. XVII of 1954 the Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954 be read a second time.”

*Mr. Speaker*: The question is:

“That L. A. Bill No. XVII of 1954, The Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954 be read a second time.”

The motion was adopted.

### Clause 2.

*Shri B. D. Deshmukh* (Bokhardan-General): I beg to move:

“That in line 5 after “institutions” add “provided that such grant is in the name of the religious or charitable institutions and not in the name of any person.”

*Mr. Speaker*: Amendment moved.

\* شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ مسٹر اسپیکر۔ سر۔ میری ترمیم سنہ ۱۹۵۲ ع کے سابقہ قانون کے دفعہ ۲ سے متعلق ہے۔ میں سابقہ دفعہ کو بنی پڑھنا چاہتا ہوں اور حالیہ دفعہ کو بنی تاکہ مطلب صاف ہو سکے۔

“In sub-section (1) of section 2 of The Hyderabad Abolition of Cash Grants Act, 1952 (hereinafter referred to as the said Act) after the words “specified in the Schedule” the words “except those which are subject to the rendering of service to religious or charitable institutions” shall be inserted”.

اب جو ترمیم کی گئی ہے وہ یہ ہے۔

“In line 5 after “institutions” add “provided that such grant is in the name of the religious or charitable institution and not in the name of any person”.

میری یہ خواہش ہے کہ گرانٹس (Grants) (اگر کسی فرد کے نام ہو تو اس کو برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ کسی انسٹیٹیوشن کے نام پر ہو تو وہ برقرار رکھی جاسکتی ہے۔ فرسٹ ریڈنگ کی نوبت پر ہم نے اپنے خیالات ہاؤز کے سامنے رکھتے ہوئے یہ خواہش کی تھی کہ جو بھی کیاش گرانٹس ہیں وہ یکلخت بند کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر اس کا تعلق کیاش گرانٹ ایکٹ ۱۹۵۲ ع کے ضمیمہ الف سے کیا جاتا اور یہ فرسٹ اپریل سنہ ۱۹۵۴ ع سے نافذ ہوتا تو بہتر تھا۔

*Mr. Speaker:* The point raised by the hon. Member relates to Clause 3 which also he has already tabled amendments. The discussion should pertain to clause 2 only.

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ میں اپنی تقریر اس امٹ منٹ کی حد تک محدود کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ گرانٹس مساجد اور منادر جیسے اداروں کے انتظامات کے لئے دیئے جارہے ہیں تو ان کو برقرار رکھنا ضروری ہے لیکن اگر کسی فرد کے نام پر ہے تو اس کو برقرار نہ رکھا جائے کیونکہ ایسے افراد منصب یا جاگیر کے طور پر گرانٹ وصول کرتے رہتے ہیں اور جو خدمات انہیں انجام دینا چاہیئے وہ انجام نہیں دیتے میری یہ بھی خواہش ہے کہ اس کو یکم اپریل سنہ ۱۹۵۴ ع سے نافذ کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر آف دی ہل امٹ منٹ کو قبول کریں گے۔

\* شری گوپال راؤ۔ (پاکھال)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ جو ترمیم ابھی پیش کی گئی ہے اس کا منشا یہ ہے کہ گورنمنٹ سے کلاریفیکیشن (Clarification) چاہا جائے۔ جو بل لایا جا رہا ہے اس امٹ منٹ سے اس میں ترمیم کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ جو شبہات ہیں ان کو دور کرنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی مقصد ہے کہ جو ریلیجیوس (Religious) یا چارٹیبل انسٹیٹیوشنس (Charitable) (Institutions) ہیں ان کے نام پر اگر کیاش گرانٹس ہوں تو انہیں برقرار رکھا جاسکتا ہے لیکن اگر افراد کے نام پر کیاش گرانٹس ہوں تو انہیں برقرار نہ رکھا جائے۔ تمثیل دعا گو وغیرہ ایسے اشخاص ہیں جنہیں منصب مقرر ہوتی ہے انہیں کوئی خاص خدمت انجام دینا نہیں پڑتا۔ بلکہ پہلے زمانہ میں یہ رواج تھا کہ بادشاہ کی آل اولاد کی ترقی کے لئے دعا کی جائے۔ مگر آج کے حالات میں ایسا منشا نہ ایوان کا ہے اور نہ گورنمنٹ کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے افراد کے نام اگر گرانٹ ہو تو اس کو بند کیا جائے۔ لیکن اگر درگاہوں کے سجادوں کو یہ گرانٹ ملتا ہے تو انہیں بند نہ کرنا چاہیئے کیونکہ یہ

ریلیجیس انسٹیٹیوشن کی تعریف میں آتے ہیں اس لئے درگاہوں - مسجدوں اور دیولوں کے گرانٹس کے بارے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے - مذہبی خدمات کی اتنی وسیع تعریف ہوسکتی ہے کہ اس میں گاؤں کا پروہت اور قاضی بھی آسکتے ہیں - اس لئے اس امینڈمنٹ کا مقصد جیسا کہ میں نے کہا گورنمنٹ کا منشاء بھی معلوم کرنا ہے - میں مکرر یہ صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ کیاش گرانٹس کسی دیول - مندر یا مسجد کے نام پر ہوں تو انہیں بحال رکھا جاسکتا ہے لیکن کسی خاص شخص کے نام پر ہو تو ان کو ختم کر دینا چاہیئے -

شری کے - وی - رنگاریڈی - مسٹر اسپیکر سر - اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ اداروں کے نام پر جو نقد عطیات ہیں انہیں برقرار رکھا جائے اور اشخاص کے نام پر نقد عطیات ہوں تو انہیں برخاست کیا جائے - رلیجس پریپرز ( Religious Purposes ) اور چیریٹیبل پریپرز ( Charitable Purposes ) کے لئے گرانٹس دینے پر تو اعتراض نہیں ہے - اس سلسلہ میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ بعض عطیات کی نسبت تحقیقات ہونے کے بعد وہ عطیات یا تو اداروں کے نام سے جاری ہوئے ہیں یا متولیوں کے نام سے - لیکن ان کی شرط عطا میں تو اس کی صراحت ہے کہ بشرط ادائی خدمت دیول یا بشرط ادائی خدمت درگہ معاش بحال رہے گی - حال ہی میں یہ شکایت سررشتہ عطیات میں پیش ہوئی تھی کہ اکثر لوگوں نے انعامات کو شریک خالصہ کر کے اپنے نام سے پٹہ کرا لیا ہے - اس کی تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ پورے ملک میں ایک دو جگہ ایسی کارروائیاں ہوئی ہیں - ہم نے اس بارے میں کارروائی کی کیونکہ جن اشخاص کے نام عطا ہے اس عطا کے الفاظ ایسے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ معاش شریک خالصہ کرنے کا اختیار نہیں ہے کیونکہ ادائی خدمت کی شرط کے تحت معاش بحال کی جاتی ہے - اس لئے حکامان مال اس کو شریک خالصہ نہیں کرا سکتے تاوقتیکہ وہ محکمہ سرکار کی منظوری حاصل نہ کریں - محکمہ سرکار کو یہ اختیار ہے کہ مشروط خدمت معاش کو بحال رکھے یا نہ رکھے - اس لئے معاش مندر یا دیول کے نام پر ہونا شخص کے نام سے ہو کوئی فرق نہیں ہوتا - کیونکہ عطا میں شرط خدمت موجود ہے - دونوں صورتوں میں ادائی اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ شرط خدمت باقی رہے - اس لئے اس سے کوئی فرق نہیں آتا - ایسی صورت میں اس امینڈمنٹ کی ضرورت نہیں ہے - یہ دفعہ جس طرح پیش ہوا ہے اسی حالت میں منظور ہونا چاہئے -

Mr. Speaker: The question is :

“That in line 5 after ‘institutions’ add ‘provided that such grant is in the name of the religious or charitable institutions and not in the name of any person.’”

The motion was negatived.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That Clause 2 stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

### Clause 3.

*Shre B. D. Deshmukh* : I beg to move :

“ That in line 9 of sub-clause (2) for ‘on the first day of July, 1954 substitute ‘from the said date’.”

*Mr. Speaker* : Amendment moved.

*Shri K. Ananth Ram Rao* (Devarkonda) : I beg to move :

(a) “ That omit para (a) in sub-clause (2)”

(b) “ After para (b) in sub-clause (2), add ‘Provided that the grantee has no other means of livelihood.’”

*Mr. Speaker* : Amendment moved.

\*شری بی۔ ڈی۔ دیشمکہ - مسٹر اسپیکر سر - دفعہ (۳) پر میری ترمیم ہے - اس کے علاوہ بھی جو ترمیمات ہیں انکی روشنی میں میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے - ۱۹۵۲ ع کے سابقہ قانون کے دفعہ (۳) میں یہ ترمیم چاہی گئی ہے کہ

“ in sub-section (1) for the words ‘all cash grants to which this act applies’ the words ‘all cash grants specified in part A of the Schedule’ shall be substituted ”

اسکے بعد ضمن (۲) میں بھی جدید طور پر ضمن (۲) رکھا گیا ہے جسکے لائین ۲ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس قانون کا نفاذ یکم جولائی سنہ ۱۹۵۴ ع سے ہوگا - گویا پارٹ اے - بی - سی ۲ رکھ کر ڈفرنشیٹ ( Differentiate ) کرنے کی کوشش کی گئی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کس حد تک واجبی ہے لیکن جو بھی قانون ہے اسکا نفاذ یکم اپریل ۱۹۵۴ ع سے کیوں نہیں کیا گیا - یہاں یہ رفرنس آیا ہے کہ،

‘.....during the year commencing on the first day of the April, 1954 and in any subsequent financial year shall be discontinued and cease to have effect on the first day of July, 1954 subject to the condition that,

میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ یکم جولائی کو نکال کر یکم اپریل رکھا جائے اور اسی طرح فرام دی فرسٹ ڈے (From the first day) رکھا ہے۔ فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر بھی میں نے اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ کیاش گرانٹس بلامعاوضہ بند کرنے کے بارے میں دستور کا دفعہ (۳۱) درمیان میں لایا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں خود گوروالا کمیٹی کی رپورٹ میں صفحہ (۶۶) پر (۲۶۳۰۳۸۰) روپیے کی منصوبوں کو اے۔ بی۔ سی کی کوئی تفریق نہ کرتے ہوئے ختم کرنے کی جو سفارش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ

“In our view, there is no justification for continuing these relics of feudalism. We would suggest that they should be stopped after three months notice.”

یہ گوروالا کمیٹی کی سفارشات ہیں جس نے گورنمنٹ کو تخفیف مصارف کے سلسلے میں رائے دی تھی ظاہر ہے کہ اس کمیٹی میں اپریشن کا کوئی ممبر نہیں تھا اور نہ اس کے پیش نظر کوئی سیاسی پالیسی تھی۔ اس نے کہا ہے کہ

“All these are in effect today charitable grants. It is extremely difficult, we are told, to discover how they originated. Many of them must have been in lieu of service, which probably ceased to be rendered quite a long time ago and the rest were never anything but gifts. There have clearly been additions in recent years too, for the 1910 budget shows 21 lakhs under the head of Mansabs and Russums, and the 1930 budget also shows about the same amount. In our view, there is no justification for continuing these relics of feudalism. We would suggest that they should be stopped after three months notice.”

اس کمیٹی نے بتایا ہے کہ (۲۶۳۰۳۸۰) روپیے کی جو گرانٹس ہیں انکے برخواست کرنے کیلئے کسی قسم کا معاوضہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

آنریبل ممبر شری انت رام راؤ صاحب نے جو امینڈمنٹ پیش کیا ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ جو بندے اور ضعیف رسوم دار اگر ۶۰ سال سے زائد عمر کے ہوں اور ساجی اصول کے مدنظر ان کی منصب جاری رکھنا چاہتے ہیں تو وہ اس حد تک محدود ہونا چاہئے کہ انکی معاش بند کی جائے (انکی گزر بسر ہی دشوار ہو جاتی ہو تو ایسی صورت میں معاش جاری رکھ سکتے ہیں۔ یہ امینڈمنٹ بھی جائز طور پر پیش کیا گیا ہے۔ میرے دوست کی جانب سے جو ترمیم

“After para (b) in sub-clause (2) add ‘Provided that the grantee has no other means of livelihood.’”

پیش ہوئی ہے وہ جائز طور پر پیش ہوئی ہے۔ یہ دونوں ترمیمات مناسب ہیں اور ان کا نفاذ یکم اپریل سنہ ۱۹۵۴ء سے کیا جائے۔ نیز گور والا کمیٹی کی سفارشات کی بموجب بھی انہیں فوراً ختم کرنا چاہئے۔ یہ جو تین مہینے کا موقع دیا جا رہا ہے اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آنریبل ممبر کی دوسری ترمیم سب کلاز (۲) کا فقرہ اے ڈیلیٹ (Delete) کرنے کے بارے میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر ان چارج آف دی بل ان تینوں ترمیمات کو مان لینگے۔

\* شری کے۔ انت رام راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ کلاز (۳) سے متعلق میری امینڈمنٹ ہے۔ سب کلاز (۲) کے فقرہ اے میں یہ رکھا گیا ہے جو منصبیں برخاست کی جا رہی ہیں ان کا معاوضہ یکمشت یا ۱۲ اقساط میں ادا کیا جائیگا۔ میری ترمیم اس کو حذف کرنے سے متعلق ہے۔ اس لئے کہ اس سے پہلے جس طرح میرے پیشرو آنریبل ممبر نے وضاحت فرمائی گور والا کمیٹی کی رپورٹ میں خود بتایا گیا ہے کہ یہ گرانٹس چارٹیبل نوعیت کی ہیں۔ ایک زمانے میں وہ کوئی خدمت انجام دیتے تھے۔ ان کو برخاست کر کے ان کے لئے معاوضہ مقرر کیا گیا۔ آج اس کو سالہا سال گذر چکے ہیں لیکن انہیں برابر معاوضہ دیا جا رہا ہے۔ اور اب آئندہ بھی انہیں چھ گنا معاوضہ دیا جائیگا۔ میں سمجھتا ہوں اس سے قبل جبکہ ہم نے رسوم کو برخاست کیا تھا اس کی برخاستگی میں بھی یہی وجوہ تھی۔ ضمن (ب) کے متعلق مجھے یہ کہنا ہے اور میری یہ ترمیم ہے کہ ۶ سال سے اوپر کے عمر والوں کو جو منصب آپ جاری رکھ رہے ہیں اس سے آپ کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی بسر کر سکیں۔ لیکن اگر انکا کوئی دوسرا ذریعہ معاش جیسے زمین۔ یا ملازمت یا وظیفہ وغیرہ ہو تو ایسی صورت میں اسکو بھی برقرار رکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ کیونکہ مقصد تو گزارہ دینے کا ہے اور وہ فراہم ہو جاتا ہے۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ میری دونوں ترمیمات منظور کیجائیں۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی۔ مسٹر اسپیکر سر۔ کلاز (۳) میں تین ترمیمات پیش کی گئی ہیں پہلی ترمیم تو یکم جولائی کو یکم اپریل کرنے سے متعلق ہے۔ لیکن میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ فیسٹ اپریل کی تاریخ گذر چکی ہے۔ اس قانون کی منظوری میں بھی کچھ وقت لگیکا اور اس کے بعد ان لوگوں کو اپنی زندگی گزارنے کے لئے کوئی ذریعہ معین کرنے کے لئے بھی کچھ عرصہ لگے گا۔ اس لئے ان تمام پہلوؤں پر غور کر کے ہی فیسٹ جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اگر ہم اس کو یکم جولائی سے بھی روہ عمل لائیں تو بھی انہیں صرف دو مہینے ملتے ہیں۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ کیا ان دو مہینوں کی حد تک معاوضہ میں کمی



شری کے - وی - رنگا ریڈی - معاوضہ کی بحث نہیں ہے - معاوضہ کا سوال تاحلہ ہے - اس سے محروم کرنے کا سوال علحدہ ہے - چنگنا معاوضہ دینے کی ہمن جو گنجائش رکھی ہے اوسے ہم ۱۲ سال کی مدت میں ۱۲ اقساط میں بھی اا کر سکتے ہیں - کیاش گرانٹن کو فی الفور ختم کر دینے کی بجائے معاش داروں کو کچھ سنبھل کراپنی زندگی کے لئے کوئی نہ کوئی ذریعہ معاش فراہم کر لینے کا موقع دیا چاہئے -

اس خیال سے ہم نے زیادہ سے زیادہ دو مہینے کی مہلت رکھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی غیر موزوں عمل نہیں ہے - انصاف کے لحاظ سے کسی کو سنبھلنے کے لئے مہلت دینا نا واجبی نہیں ہے -

کہا گیا ہے کہ فرسٹ اپریل کی تاریخ مقرر کی جائے - لیکن اب فرسٹ اپریل کی تاریخ مقرر نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تاریخ گزر چکی ہے - اس سے ہوگا یہ کہ جو رقم ادا کی جاچکی ہے اوس کو واپس لینا پڑیگا - اس لئے جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے جو ہر پہلو سے واجبی ہے -

دوسری ترمیم یہ ہے کہ چھ سال کا معاوضہ جو مقرر کیا گیا ہے وہ نہیں دینا چاہئے کیونکہ دستور کے تحت بھی معاوضہ دینا لازم نہیں ہے - میں کہوںگا کہ جو معاوضہ دیا جا رہا ہے وہ دستور کے تحت دینا ضروری ہے - ہارے مشیر قانونی کی رائے بھی یہی ہے کہ معاوضہ دینا چاہئے اور گورنمنٹ آف انڈیا کے مشیر قانونی کی رائے بھی یہی ہے کہ ان کو زندہ رہنے کے لئے معاوضہ دینا ضروری ہے - کیونکہ زندگی تک معاوضہ دینے کا معنوی معاہدہ اس میں مضمر ہے - مشیر قانونی کی رائے یہ بھی ہے کہ دستور ہند کے تحت نہ صرف معاوضہ دینا ضروری ہے بلکہ ہم نے جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ بہت کم ہے - قانون حصول اراضی کے مقررہ اصول کے لحاظ سے سولہ سال کا معاوضہ دینا ضروری ہے - ہم نے صرف چھ سال کا معاوضہ رکھا ہے - ہم نے نصف تو ابھی مسدود کر دیا ہے اور نصف بارہ سال کے بعد مسدود کر دیں گے گویا اس کے یہ معنی ہوئے - اس طرح چھ سال کا جو معاوضہ مقرر کیا گیا ہے وہ نہایت واجبی ہے - اس لئے اس کو حذف کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

تیسری ترمیم یہ ہے کہ ”جس معاشدار کی عمر ۶۰ سال سے زیادہ ہو“ کے الفاظ کے بعد یہ اضافہ کیا جائے کہ ”اور وہ کوئی دوسرا ذریعہ معاش نہ رکھتا ہو“ آپ کو معلوم ہوگا کہ چار آئے اور آٹھ آئے کے تک متعبدار ہیں - ایک خاندان میں چار پانچ رویہ کی منصب ہوتی ہے ان کے خاندان کے کئی افراد اس میں اپنا اپنا حصہ ہاتے ہیں اس طرح چار آئے آٹھ آئے کے بھی متعبدار ہیں - چالیس پچاس رویہ ہاتے والے متعبدار بھی ہیں ان کی تعداد کچھ زیادہ ہے - لیکن چار سو

پانچسو پانے والے منصبدار بہت کم ہیں شائد ان کی تعداد پانچ دس سے زیادہ نہیں ہے۔ منصبداروں میں ایک اور بات یہ ہوتی ہے کہ وہ کوئی اور روزگار پیدا کرنے کے قابل نہیں ہیں بالخصوص جب ایک شخص ساٹھ سال کا ہو چکتا ہے۔ تو وہ کوئی نیا دھندا نہیں کر سکتا۔ وہ اپنا روزگار آپ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس لئے اس کا موقع دیا گیا ہے کہ جو منصبدار ساٹھ سال سے متجاوز سن کا ہو چکا ہے اوس کو اسی روزی کے ذریعہ زندہ رہنے کا موقع دیا جائے۔ البتہ ۶۰ سال سے کم عمر والوں کے مناصب کو باقی نہیں رکھا گیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ عام طور پر جتنے منصبدار ہوتے ہیں وہ کام کرنا نہیں جانتے۔ یہاں ضرب المثل بھی ہے۔ جب کوئی کام نہیں کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ ”کیا تم منصبدار ہو“، منصبداروں کا تصور یہ تھا کہ ان کے خاندان میں تا قیامت منصب جاری رہے گی۔ ان سارے امور کے پیش نظر ساٹھ سال سے زائد عمر والوں کی منصب کو ان کی زندگی تک جاری رکھنے کا پراویژن (Provision) رکھا گیا ہے جو ہر حالت میں قابل منظوری ہے۔ اس لئے میں معزز ارکان سے خواہش کرونگا کہ وہ اپنے تینوں امینڈمنٹس واپس لے لیں۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ کیا گوروالا کمیٹی کے سامنے دستور ہند نہیں تھا؟

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ ان کے سامنے کیا تھا مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میرے سامنے جو کچھ ہے اس کے لحاظ سے میں کہہ رہا ہوں۔

**Mr. Speaker:** The question is:

“That in line 9 of sub-clause (2) for ” on the first day of July, 1954 ” substitute “from the said date”.

The motion was negatived.

**Mr. Speaker:** The question is:

“That (a) Omit para (a) in sub-clause (2) ”.

The motion was negatived.

**Shri B. D. Deshmukh:** I demand a division.

The House then divided.

Ayes.....53.

Noes.....53.

**Mr. Speaker:** The House is equally divided.

**Shri V. D. Deshpande (Ippaguda):** We want recounting and the names of the hon. Members for and against to be noted.

*Mr. Speaker* : I think the hon. Leader of the opposition should have made this suggestion earlier. Now it may not be possible.

*Shri V. D. Deshpande* : Then it is alright, Sir.

*Mr. Speaker* : Now, it appears to me that I have to exercise the casting vote for the first time in these 2 years and more. Usually, the Speaker maintains the *status quo* of the Bill. I therefore declare that I am voting against the amendment.

The motion was negatived.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That (b) after para (b) in sub-clause (2), add, “ Provided that the grantee has no other means of livelihood ,”

The motion was negatived.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That Clause 3 stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

#### Clause 4.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That Clause 4 stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Clause 4 was added to the Bill.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That short title, commencement and preamble stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Short title, commencement and preamble were added to the Bill.

*Shri K.V. Ranga Reddy :* Sir, I beg to move :

“That L. A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954 be read a third time and passed.”

\*श्री. व्ही. डी. देशपांडे : यह अमेंडिंग बिल जिस हाउस के सामने एक जमाने के बाद आया है, उस की फस्ट और सेकंड रीडिंग अभी खतम हुई है, और थर्ड रीडिंग के नौबत पर यह कहना है कि हुकूमत पर हमारा यह चार्ज है कि उनके जिस बिल को जिस तरह से दो साल के अर्से के लिये पोस्टपोन किया। आज हाउस के सामने जिसको लाया गया है। अगर यही क्लॉज एक साल पहले आता तो आज छः साल का मुआवेजा दिया जा रहा है वह पांच या चार साल का हो जाता था। लेकिन मजीद देरी की वजह से उनको एक दो साल का मुआवेजा जिस तरह से मिल रहा है। जिसके सिलसिले में मालूम हुआ है कि हुकूमत ने एक सब कमेटी कायम की थी, और उसके तफसीलात के बारे में चर्चा भी की गयी थी, और उसका मशविरा भी लिया गया। जिस जानिब के एक ऑनरेबल मेंबर ने ऑनरेबल मिनिस्टर के सामने यह चीज रखी थी कि जिस कमेटी की जो सिफारिसात हैं, उनकी जो तहकीकात हैं, वह अगर जिस हाउस को मिल सकती तो मुमकिन था कि हम यह बता सकते कि जो मुआवेजा (बी) शेडूल, के लिये दिया गया है, वह देने की मूलतः जरूरत नहीं थी। लेकिन जैसे कि आज हालत है, और मालूमात जो जानबूझकर छिपाकर रखे जाते हैं, उसके नतीजे के तौर पर हमको अंदाज से यह कहना पड़ा कि जिसमें मुआवेजा दे सकते हैं, या नहीं, और चुनाव के जिसके सिलसिले में हमने अमेंडमेंट भी लायी। हमारा अभी खयाल है कि ऐसे कैश ग्रांट्स (Cash grants) के बारे में काम्पेन्सेशन का सवाल ही पैदा नहीं होता। और सिध तरह से जो काम्पेन्सेशन जिस बिल के तहत दिया गया है उसके हम मुत्तालिफ हैं। जिसके साथ साथ शेडूल (सी) में चंद लोगों के लिये जो कैश ग्रांट्स ताहयात जायज रखे गये हैं उनके सिलसिले में हमने हालात का लिहाज करते हुए वैसे वैसे अमेंडमेंट रखी थी कि वैसे हालात में उनकी कैश ग्रांट्स सिर्फ जारी रखना चाहिये जिनका कोई दूसरा मीन्स ऑफ सबसिस्टन्स (Means of subsistence) न हो लेकिन वहां भी हमने देखा कि हमारी जो जिस सिलसिले में अमेंडमेंट थी, वह बिल्कुल अचानक समझ लीजिये, पास न हो सकी। स्टेटसको के ऊपर राय मिली, और आप जानते हैं, कि स्टेटसको बावजूद जिल्दाला के हमेशा बरकरार रह सकता है, जिसलिये उसको कायम रखा गया, और हमने जो चीज हाउस के सामने रखी थी वह मंजूर न हो सकी। लेकिन हम इस बात को याद करते हैं कि जो वैसे खिनाम्स और ग्रांट्स हैं, उनके बारे में हमारा खयाल है कि आज के जयहूरी जमाने में उनको कायम नहीं रखना चाहिये। और जिस सिलसिले में हमारा एक ह्यूमेनिटेरियन पॉजिटिव ऑफ ब्यू रहा है कि जिनको सख्त जरूरत है उसे लोगों को थोड़े दिनों के लिये, उनका रीहैबीलिटेशन होने तक कुछ ज़िम्दार दी जाय। लेकिन हमारे जैसे खयाल के बावजूद हम देखते हैं कि उस तरफ जो खमीरदार और जमीनदारों के नुमायन्दे बैठे हैं, खमीरदार और जमीनदारों की विकास और समीक्षा करनेवाली जो आज की विचारत है, वह हनुमजिमकान उनको कॉम्पेन्सेशन देना चाहिये, उनकी जितना रखना चाहिये, उनकी आम-

दनी में कम से कम कटौती करनी चाहिये, जिस ख्याल से आगे बढ़ती नजर आती है। निजाम के मुआवजे के बारे में, और जागीरदारों के बारे में, जो एक रेजोल्यूशन हाउस के सामने आया था उस वक्त कॅश ग्रांट्स का मसला भी आया था। उस वक्त हमने देखा जैसे तबके की जिस को समाज में कौजी जगह नहीं है जो हमारे ऊपर एक बोझ, और जब कि हमारे पास कौमी तामीर के लिये पैसा कम है, ऐसी हालत में ताओद की जाती है, और जब कभी हाउस के सामने जिस को लाया है, उस वक्त भी ज्यादा से ज्यादा मुआवेजा उनको कैसे दिया जा सकता है जिसके बारे में सोचा जाता है। चुनांचे यह अर्ज करना है कि हाउस से यह कहा गया था कि अनामी लेंडज् अबालिशन बिल जल्द ही हाउस के सामने लाया जाने वाला है, और जल्द से जल्द उसको लाने की कोशिश की जायगी, और उससे दस बारा लाख रुपये हुकूमत हासिल कर सकेगी। लेकिन हाउस का शायद आखरी दिन कल का है। अब तक अनाम लेंडज् अबालिशन बिल का नाम तक हमारे सामने नहीं आया है। कहने का मतलब यह है कि जागीरदार और जमीनदार जैसे दो तबके हैं, जो पैरासाजिट क्लॉसेस हैं, उनको कायम रखने के लिये अगर वे टूट रहे हैं तो ज्यादा देरी से टूटे, उनको कम से कम नुकसान पहुंचे, जिस लिहाज से आज की विजारत की तरफ से, और हुकूमत करनेवाली रूलिंग पार्टी की तरफ से, सोचा जाता है और असीका लिहाज रखते हुए सारे तजावीज हमारे सामने लाये जाते हैं। हमें अफसोस है कि जो रवैया अस्तित्थार किया जा रहा है उसके नतीजे के तौर पर अब्बाम को नुकसान पहुंच रहा है। बहुत अफसोस है कि जब एक तरफ जमहूरियत के लिये नारे लगाये जाते हैं तो दूसरी तरफ यह जहनीयत और रवैया कायम रखा जा रहा है। मैं इसी लिये जिस तीसरी रीडिंग के वक्त जमीनदार और जागीरदारों के बारे में हुकूमत की जो पॉलिसी है उसकी सक्त मुखालिफत करते हैं। तेरा लाख रुपये जो जिस साल के बजट के अंदर मुहैया किये गये हैं, पिछले साल भी मुहैया किये गये थे। उसमें से शायद तीन लाख रुपये बचाये गये, लेकिन दस लाख रुपये बरकरार रखे गये हैं। जागीरदारी के तौर पर कितना मुआवेजा दिया जा रहा है, और दीगर तरीकों से कितना दिया जा रहा है इसकी तफसील हमें नहीं बतायी गयी है। (सी) और (बी) शेडूल के अंदर जो बताया गया है कि उसके बारे में मिनिस्टर साहब हाउस पर यह वाजे करें कि (बी) शेडूल के तहत कितना दिया जायगा, और (सी) शेडूल के तहत कितनी रकम दी जायगी। लेकिन रेविन्यू मिनिस्टर साहब तो आबाद छिपाने मशहूर हैं। उनका यह दौर ही रहा है कि जागीरदार और मल्लोदारों के पूरे जो आदाद हैं—आबकारी के हों या जमीन के हों—उनको छिपाया जाय, और कम से कम आदाद दिये जाये। तीसरी रीडिंग के वक्त हमारी यह मांग है कि मिनिस्टर महोदय उन आदाद को हाउस के सामने रखें। आप जिस बिल को तो किसी तरह से पास कर लेंगे, स्टेटमेंट पर भी पास हो जायगा, लेकिन हम चाहते हैं कि जिस थर्ड रीडिंग के वक्त वे आदाद हाउस के सामने आ जायें। अगर वे नहीं आते तो जिस तीसरी रीडिंग के मौके पर जो यह बिल हमारे सामने लाया जा रहा है उसकी सक्त मुखालिफत किये बिना दूसरा रास्ता हमारे सामने नहीं है। और जिस वक्त में यह बिल हमारे सामने लाया जा रहा है उसकी सक्त मुखालिफत करते हुए मैं अपनी तकरीर खतम करता हूँ।

شری - میری گزارشیں سنسٹیوٹ کے لیے ہیں۔ ان کے لیے ہی ان کی رپورٹیں تیار کی گئی ہیں۔  
میں نے تقریر میں ان کے لیے ہی ان کی رپورٹیں تیار کی گئی ہیں۔ ان کے لیے ہی ان کی رپورٹیں تیار کی گئی ہیں۔

میں جمہوری نہیں ہیں۔ مگر حقیقت پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے جو بل پیش کیا ہے اس میں جمہوری اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جاگیرداری کو باقی رکھنے کی کوشش کی۔ اس پر اگر آپ غور کرتے تو اس طرح کا اعتراض نہ کرتے۔ معاشداریوں کو تو ہم نے باقی نہیں رکھا۔ معاشداری سسٹم کو ختم کر دیا۔ ممکن ہے آپ کا یہ خیال ہو کہ آج ہی اونکو ختم کر دیا جائے تو زیادہ اچھا ہوتا۔ لیکن ہم اسکو پسند نہیں کرتے نہ اس طرح کرنا ہمارے اصول میں داخل ہے۔ یہ کہنا کہ ہم نے جاگیرداروں کو برقرار رکھا ہے درست نہیں ہے۔ ہم نے تو انکے نصف دائمی حقوق کو مسدود کر دیا اور نصف آئندہ بارہ سال میں ختم کئے جائیں گے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کہاں جاگیرداری سسٹم کو برقرار رکھا گیا ہے۔ یہ میں مانتا ہوں کہ بیشک ہم اونکو فاقہ کشی میں مبتلا کرنے کی نوبت نہیں لارہے ہیں۔ البتہ ایسا موقع اون کو دے رہے ہیں کہ وہ اس اثنا میں اپنے ذرائع معاش کا انتظام کر لیں اور کسی نہ کسی طرح زندگی بسر کریں۔ مگر آپ کا یہ خیال ہے کہ انہیں یکدم ختم کر دیا جائے۔ اگر آپ کے نزدیک یہی جمہوریت ہے تو ایسی جمہوریت آپ کو مبارک ہو۔

شری. جی. ڈی. دھواپاڈے:—ہم نے یہی سجسٹ کیا تھا کہ ایسے لوگ جن کو دوسرے جراثیم مباحث نہیں ہیں، ان کی ہدایت تک آپ اطمینان دے سکتے ہیں، لیکن کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جو مباحثہ دار ہیں ان کو اگر ۱۰ سال تک کامپنیشن نہیں دیں تو کیا ان پر فاکا کاشی کی نوبت آنے والی ہے؟

شری۔ کے۔ وی۔ رنگاریڈی۔ میری ابتدائی تقریر میں میں نے کہا تھا کہ منصبداروں کی منصبیں اگر بند کر دی جائیں تو وہ فاقہ کشی کرنے لگیں گے۔ آپ نہیں جانتے یا جانتے کی کوشش نہیں کرتے۔ جاگیردار کے ابلیشن کے بعد ننگھوڑہ سمستان کا زمیندار خود کشی کر کے مر گیا۔ ہمارا ایک ملازم (۲۰) روپیہ ماہانہ میں زندگی بسر کر سکتا ہے۔ لیکن یہ جاگیردار دوسو روپیہ میں بھی گزر بسر نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ اس جاگیردار کا قصور نہیں ہے۔ اسکو سالہا سال سے اس قسم کی عادت ہو چکی ہے اسلئے اسکو آج تک دم ہی ختم نہیں کیا جاسکتا۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اگر وہ چلے دو سو روپیہ میں زندگی بسر کرتا تھا تو آج وہ اس روپیہ میں زندگی بسر کرے۔ یہ ہم لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نصف حصہ تو آج بند کر دیا گیا ہے اور نصف آئندہ چند سال میں دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ جمہوریت کا تقاضا یہی ہے کہ اسکو بھی زندہ رہنے دیا جائے۔ اور اسکو بھی یہ زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ آپ کا یہ جو کہنا ہے تمام لوگوں میں مساوات قائم کی جائے اور یکدم قائم نہیں آسکتا۔ اس قسم کا انقلاب آپ کے خیال کے تحت اس وقت لایا جاسکتا ہے جبکہ تمام جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو ختم کر دیا جائے۔ لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایسا انقلاب لایا جائے کہ وہ لوگ بھی زندہ رہ سکیں۔ اس کے لئے اس طرح کی تدابیر

P. H. 3.

*Mr. Speaker* : The Question is :

“That L. A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954 be read a third time and passed.”

The motion was adopted.

### Business of the House

*Mr. Speaker* : for the election of a Member to the Board of Secondary Education in the vacancy caused by the resignation of Shri M.S. Rajalingam I have to the time for the receipt of nominations is 12 noon. tomorrow, the scrutiny of nominations will take place at 1-30 p. m., withdrawal of nominations will be received till 2-30 p.m. and poll if necessary will be held between 5-30 and 6-30 p.m. tomorrow.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - میرا ایک شارٹ نوٹس کوٹسچن ہے جس کا جواب مجھے نہیں ملا - کل سشن کی آخری ڈیٹ ہے اسلئے کل ہی اسکا جواب دے دیا جائے تو مناسب ہے ورنہ بہتر اسکا موقع نہیں ملے گا -

*Mr. Speaker* : I have not yet received any information regarding the date of answering by the hon. Minister. Anyhow I shall look into the matter.

Tomorrow we shall take up the Prize Competitions Control and Tax bill returned by the President of India for reconsideration of the Legislative Assembly. The list of amendments proposed to be moved by the Government will be circulated amongst the members along with the agenda to day evening.

Those members who are desirous of tabling amendments, may do so by 12 noon tomorrow.

We now adjourn till 4 p. m. tomorrow as there is a little work for the day.

*The House then adjourned till Four of the Clock on Tuesday, the, 13th April, 1954.*